www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فکر و نظر

اسلام یا جمہوریت؟

موقر معاصر "زندگی" نے اپنے شمارے (۲۷ ستمبر تا ۳ اکتوبر ۱۹۷۱ء) کے ادارتی کالموں میں جمہوریت کا نعرہ بلند کرنے والوں کی تائید اور جمہوریت کو اسلام سے علیحدہ نظام قرار دینے والوں کی تردید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ پاکستان کی بقاء اور اس کے استحکام کا انحصار صرف جمہوریت پر ہے اور جمہوریت اسلام ہے اور اسلام تک پہنچنے کا ایک ذریعہ بھی ... ملخصاً

سالِ رواں کے شمارہ جنوری میں انتخابات پر تبصرہ کرتے ہوئے ہم نے مشورہ دیا تھا کہ:-

"اسلام پسند اگر اسلام کا نعرہ لگاتے ہیں تو صحیح اسلام پیش کریں یہ نہ ہو کہ سب کچھ اسلام کے لئے کرنے کے بعد منزل اس سے ہٹ کر مغرب ہو یا مشرق ——"

ہمیں بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس وقت مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد مغربی یا مشرقی سامراج کے زیرِ اثر رہنے اور صحیح اسلامی تعلیمات سے محروم ہونے کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ اسلامی نظامِ حیات کے مختلف حصوں سے نابلد ہے بلکہ سامراج کی ذہنی اور فکری غلامی میں مبتلا ہو کر لادین نظاموں کو کسی نہ کسی طریقہ سے اسلامی ثابت کر کے ترقی پسندی میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے میں کوشاں ہے۔ اس کے لئے کبھی تو غیر اسلامی مادی نظاموں کی من مانی تعریفیں کر کے انہیں اسلامی کہا جاتا ہے اور کبھی اسلام سے جزوی مناسبتیں تلاش کرنے کی ناکام کوشش کی جاتی ہے۔ حالانکہ جس طرح صحیح اسلام وہ ہے جو کتاب و سنت میں ہے۔ اسی طرح جمہوریت و سرمایہ دارانہ و اشتراکیت و آمریت کی صحیح تعبیریں صرف وہی ہیں جو ان کے بانیوں کے

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

بیانات اور ان کی کتابوں میں موجود ہیں یہی وجہ ہے کہ ان نظاموں کا عملی وجود جہاں کہیں پایا جاتا ہے اسی شکل میں نافذ ہے، جس میں ان کے بانیوں نے پیش کیا ہے جن کی تفصیلات کو نظرانداز کر کے خیالی توجیہات سے ان بے خدا مادی نظاموں کو اسلامی قرار دینے کا یہ نتیجہ نکلا ہے کہ ان کے مفاسد سے تنگ آئے ہوئے لوگ اسلام سے بیزار ہو رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ بے خدا مادی نظام اور حدِ اعتدال سے بھٹکی ہوئی افراط و تفریط کی راہیں ہیں جن کی اسلام سے کوئی مناسبت نہیں۔ اسلام ان سے نہ صرف ہر لحاظ سے الگ ایک معتدل نظامِ زندگی ہے بلکہ اپنے نفاذ کے لئے بھی کسی دوسرے نظام کا محتاج نہیں کیونکہ اسلامی نظامِ حیات سب خوبیوں کا جامع اور ہر لحاظ سے مکمل ہے۔

ہمارا دعویٰ ہے کہ اگر دنیا کے کسی نظام میں کسی خوبی کا وجود ممکن ہے تو وہ اسلام سے ہی مستعار ہے اس لئے ہمیں اس بات کی قطعاً ضرورت نہیں کہ ہم دوسرے نظاموں کی خوبیاں تلاش کر کے انہیں اسلامی ثابت کریں۔ اگر وہ چیزیں واقعی اسلام ہیں تو پھر ان کو بیان کرنے کیلئے نہ تو دوسرے نظاموں کی وضاحت کی ضرورت ہے اور نہ ہی ان کی اصطلاحات کی۔ اسلام اپنی تفصیلات کے ساتھ نہ صرف نظری طور پر دنیا میں موجود ہے بلکہ عملی طور پر بھی دنیا میں انسانیت کی فلاح و بہبودگی کا واحد ضامن قرار پا چکا ہے۔

جمہوریت کا مکمل طور پر مطالعہ کرنے سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ جس طرح سوشلزم اپنی رنگین مساوات کے نام پر اسلامی عدل و مساوات سے کوئی مناسبت نہیں رکھتا، اسی طرح جمہوریت، آزادی اور عوامی اقتدار کے نام پر کبھی اسلام نہیں بن سکتی۔ کیونکہ جمہوریت نہ صرف یہ کہ ایک مستقل مذہب کی حیثیت رکھتی ہے بلکہ اس کی آزادی کے اصول اور عوامی اقتدار کا طریقہ کار بھی اسلام کے اصولوں اور طریقہ کار سے بالکل مختلف ہے کیونکہ جمہوریت (جس کا لازمہ سرمایہ داریت ہے) جہاں ایک فتنہ اباحیت اور آزادی کے نام پر پامالیٔ حقوق اور طبقاتی تقسیم جیسے مفاسد کا بڑا ذریعہ ہے وہاں اسلام کی منضبط آزادی،

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

فرد اور اس کے حقوق کا تحفظ کرتی اور اجتماعی مفادات کے حصول کی ضمانت دے کر طبقاتی اونچ نیچ کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر رکھ دیتی ہے۔ اسی طرح جمہوریت جہاں نام نہاد عوامی اقتدار کے زعم میں افتراق و انتشار کا بیج بوتی ہے وہاں اسلام صحیح نمائندہ حکومت کا انتخاب کر کے ملکی استحکام اور عوامی اتحاد و اخوت کا باعث بنتا ہے۔ دنیا میں سیاسی طور پر حکومت اور عوام کے اختیارات کے توازن کے لئے آمریت اور جمہوریت کی ایک جنگ جاری ہے جب مادہ پرست جمہوریت میں انتشار اور ابتری دیکھتے ہیں تو استحکام کے نعرہ میں آمریت کو قبول کر لیتے ہیں پھر جب اس استحکام کی آڑ میں کوئی آمر مطلق العنان بن بیٹھتا ہے اور ظلم و استبداد کے ہتھکنڈے استعمال کرتا ہے تو پھر آزادی کے نام پر جمہوریت کا رونا روتے ہیں۔ غرض بے چینی اور بے اطمینانی کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے جو کسی طرح ختم ہونے میں نہیں آتا۔ اور یہی وہ صورت حال ہے جو اسلام اور خدائی نظامِ زندگی سے بغاوت کا نتیجہ ہے۔

معاصر موصوف نے سیاسی زندگی کو جس طرح آمریت اور جمہوریت کے دو نظاموں میں بند کرنے کی کوشش کی ہے اور اسلام کو جمہوریت قرار دے کر اسے صرف آمریت کے مدمقابل کھڑا کیا ہے اس سے وہ خود ذہنی انتشار میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ جیسا کہ وہ جمہوریت کے بہت بڑے داعی ہونے کے باوجود گزشتہ آزادانہ انتخابات کو فسطائیت کا سبب قرار دیتے ہیں اور پھر اس الزام سے بچنے کیلئے کہ یہ فسطائیت انتخابات سے قبل ملنے والی جمہوری آزادی ہی کا نتیجہ ہے انہوں نے اس کی ذمہ داری گیارہ سالہ آمریت پر ڈال دی ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ گیارہ سالہ آمریت کس کا نتیجہ تھی کیا وہ پہلی گیارہ سالہ جمہوریت کا تحفہ نہ تھی؟ نیز یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر بقول شما آمریت سے حالات ایسے ہی ابتر ہو چکے ہیں کہ اسکے بعد ملنے والی تھوڑے عرصہ کی آزادی نے فسطائیت کو مسلط کر دیا ہے تو کیا اب اگر فسطائیت ابھارنے والوں کے ہاتھوں میں پاکستان کی باگ ڈور دے دی جائے تو کیا ملک باقی رہ جائے گا؟ ہمارا ایمان ہے کہ ملک کی بقاء اور استحکام کا انحصار اسلام اور صرف اسلام پر ہے۔ لہٰذا اس وقت ہم سب کی مشترکہ کوششیں جمہوریت و اشتراکیت کی بجائے اسلامی آئین دستور کے نفاذ کیلئے وقف ہونی چاہئیں جس کے بعد ملک کا نظم و نسق صحیح نمائندہ اسلامی حکومت کے سپرد کیا جا سکے۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ